العصر ریسرچ جرنل

AL-ASR Research Journal

Publisher: Al-Asr Research Centre, Punjab Pakistan
E-ISSN 2708-2566 P-ISSN2708-8786
Vol.02, Issue 03 (July-September) 2022
HEC Category "Y"
https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/index

Title Detail

Urdu/Arabic:تفسیر فہم القرآن (میاں محمد جمیل) میں واقعہ بنو نضیر سے متعلق روایاتِ سیرت کا تحقیقی جائزہ اور عصری معنویت

English: **Riwayat-E-Sirat Regarding Banu Nazir in Tafsir Fahm Al-Qur'an by Mian Muhammad Jameel; Research Review and Contemporary Significance**

Author Detail

1. Shah Parviz
PhD. Scholar
Department of Islamic Studies A.W.K University, Mardan
Email: shah00367829@gmail.com

2. Sarzamin khan
PhD. Scholar
Department of Islamic Studies A.W.K University, Mardan
Email: Sarzamin.mscr404@iiu.edu.pk

3. Dr. Zar Gul
SST (G) GHS Khatki shrif Distt: Mohmand
Email: zargul862@gamil.com

How to cite:
Shah Parviz, Sarzamin khan, and Dr. Zar Gul. 2022. " تفسیر فہم القرآن (میاں محمد جمیل) میں واقعہ بنو نضیر سےمتعلق وارد روایاتِ سیرت کا تحقیقی جائزہ اور عصری معنویت: A Research Review and Contemporary Significance of the Hadiths Related to the Event of Banu Nazir in Tafsir Fahm Al-Qur'an.(Mian Muhammad Jameel)". AL- ASAR Islamic Research Journal 2 (3). https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/article/view/50.

Copyright Notice:
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

تفسیر فہم القرآن (میاں محمد جمیل) میں واقعہ بنونضیر سے متعلق روایاتِ سیرت کا تحقیقی جائزہ اور عصری معنویت

Riwayat-E-Sirat Regarding Banu Nazir in Tafsir Fahm Al-Qur'an by Mian Muhammad Jameel; Research Review and Contemporary Significance

Shah Parviz
PhD. Scholar
Department of Islamic Studies A.W.K University, Mardan
Email: shah00367829@gmail.com

Sarzamin khan
PhD. Scholar
Department of Islamic Studies A.W.K University, Mardan
Email: Sarzamin.mscr404@iiu.edu.pk

Dr. Zar Gul
SST (G) GHS Khatki shrif Distt: Mohmand
Email: zargul862@gamil.com

Abstract

Banu Nazir was a great tribe of Jews which was settled toward Awali near Masjid Quba.He left his native and settled near Wadi Bathan in the south – east of Madinah.This was the largest valley of Madinah.After the Battle of Uhud, these people openly opposed the Muslims. And they broke the agreement they made with the Holy Prophet, What you did to them after migration. Two tribes of Banunazir and Qruaiza lived two miles outside Madinah on relatively low-level land. When the tribe of Banunazir visited the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, to implement some of the provision of the agreement. Powerful people made this conspiracy. That when you sit down to talk, a person drops a rock on you from above. Allah Ta'ala informed you of this conspiracy through revelation and you got up from there and left, after this incident you sent a message to Banu Nazir that now our agreement with you people has ended and we set a period for you to leave Madinah and where to go within this period.Otherwise, the Muslims will be free to attack you. Some hypocrites went and assured Bani Nazir that you people are adamant. If the Muslims attack, we will support you.Otherwise, Muslims will be free to attack you, and some hypocrites want and assured Banunazir that you people are adamant. If the Muslims attack, we will support you. Therefore Ban Nazir did not leave Madinah within the stipulated period, the Messenger of Allahﷺbesieged their fort after the period passed and the hypocrites did not help them. At last the people surrendered and the Prophet (peace be upon him) ordered them to be exiled from Madaniya Tayyaba in 4A.H. but allowed them to take all their

property and wealth with them except weapons. During the siege, their gardens and field were also cut and burned, thus the people of Banunazair were exiled for the first time and settled in Jericho and Tima areas of Syria.Mian Muhammad Jameel was born in 1947in Kasur Gohar chak district of Punjab. Belongs to the Aryan family. This village has an eminent position in terms of knowledge and religion. Famous and famous scholars and personalities were born here who tried and tried to guide the nation religiously.Tafsir Fahm al-Qur'an Kansakha is authored by Main Muhammad Jameel.It war published by Abu Hurairah Academy, Karim Blaoc, Iqbal Town, and Lahore as the fourth publication in May 2014.It consists of six volumes and each volume contains five verses of commentary. He started writing Tafsir Fahm Al-Qur'an in 2005 and it was completed after 6 years of hard work. The name of commentary is taken from the verse of Surat al-Anbiyyah, فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَان

Key word: A research review,of the hadiths related to the event of Banu Nazir in Tafsir Fahm al-Qur'an.

تمہید:

بنو نضیر یہود کا بہت بڑا قبیلہ تھا جو مسجد قبا کے قریب عوالی کی طرف آباد تھا اپنا آبائی وطن چھوڑا اور مدینہ کے جنوب مشرق میں وادی بطحان کے پاس آکر آباد ہوا۔ یہ مدینہ کی سب سے بڑی وادی تھی غزوہ اُحد کے بعد یہ لوگ علی الاعلان مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگے تھے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کیا ہوا وہ معاہدہ توڑ دیا جو آپ نے ہجرت کے بعد ان سے کیا تھا یہود کے دو قبائل بنو نضیر اور قریظہ مدینہ سے دو میل باہر نسبتاً کم درجے کی زمین پر رہائش پزیر تھے قبیلہ بنو نضیر نے جب رسول اللہ ﷺ سے معاہدے کی کچھ شرائط پر عمل کرانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے تو ان لوگوں نے یہ سازش کی کہ جب آپ بات چیت کرنے کے لئے بیٹھیں تو ایک شخص اوپر سے آپ پر سے ایک چٹان گرادے اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ کو ان کی اس سازش سے باخبر فرمادیا اور آپ وہاں سے اُٹھ کر چلے آئے، اس واقعے کے بعد آپ نے بنو نضیر کے پاس پیغام بھیجا کہ اب آپ لوگوں کے ساتھ ہمارا معاہدہ ختم ہو گیا ہے اور ہم آپ کے لئے ایک مدت مقرر کرتے ہیں کہ اس مدت کے اندر اندر آپ مدینہ منورہ چھوڑ کر کہیں چلے جائیں، ورنہ مسلمان آپ پر حملہ کرنے کے لئے آزاد ہوں گے، کچھ منافقین نے بنو نضیر کو جا کر یقین دلایا کہ آپ لوگ ڈٹے رہیں، اگر مسلمانوں نے حملہ کیا تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے، چنانچہ بنو نضیر مقررہ مدت میں مدینہ منورہ سے نہیں گئے، رسول اللہ ﷺ نے مدت گزرنے کے بعد ان کے قلعے کا محاصرہ کر لیا اور منافقین نے ان کی کوئی مدد نہیں کی۔[1] آخر کار ان لوگوں نے ہتھیا ڈال دیے اور نبی کریم ﷺ نے ان کو 4ھ میں مدنیہ طیبہ سے جلاوطن کرنے کا حکم دیا، البتہ یہ اجازت دی کہ ہتھیاروں کے سوا وہ اپنا سارا مال و دولت اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ محاصرہ کے دوران میں ان کے باغات و کھیتوں کو کاٹا اور جلایا بھی۔ اس طرح اس قوم بنو نضیر کو پہلی مرتبہ جلاوطن کیا گیا اور اریحاء اور تیما شام کے علاقوں میں جا کر بسے۔[2] میاں محمد جمیل 1947ء کو پنجاب کے ضلع قصور گوہڑ چک۔ 8 نزد پتو کی میں پیدا ہوئے آرائیں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس گاؤں کو علمی و دینی لحاظ سے پورے ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہاں کئی مشہور اور نامور علمی و سیاسی شخصیات نے جنم لیا جنہوں نے ملت و قوم کی مذہبی رہنمائی کرنے کی سعی اور کوشش کی۔[3] تفسیر فہم القرآن کا نسخہ میاں محمد جمیل کی تصنیف کردہ ہے۔

اسے ابو ہریرہ اکیڈمی، کریم بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور نے مئی 2014ء میں اشاعت چہارم کے طور پر شائع کیا ہے۔ یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد پانچ پانچ پاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ 2005ء میں تفسیر فہم القرآن لکھنے کا آغاز کی اور چھ سال کے طویل محنت کے بعد مکمل ہوئی۔ تفسیر کا نام سورۃ الانبیاء کی آیت فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ[4] سے لیا گیا۔ ترجمہ: ”چنانچہ اس فیصلے کی سمجھ ہم نے سلیمان کو دے دی۔

واقعہ بنو نضیر سے متعلقہ روایاتِ سیرت کا تحقیقی جائزہ

1۔ حضرت عمرؓ کا یہود و نصاریٰ کو جلاوطن کرنا:

میاں محمد جمیل صاحب نے عبد اللہ بن عمرؓ کی ایک روایت کا مفہوم بیان کیا ہے میاں صاحب لکھتے ہے کہ "عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو حجاز کے علاقے سے جلاوطن کر دیا۔ جب رسول اکرم ﷺ نے خیبر پر غلبہ پایا تو آپ ﷺ نے ارادہ کیا کہ وہاں سے یہودیوں کو جلا وطن کیا جائے کیونکہ اس علاقے پر جب غلبہ حاصل ہوا تو یہ زمین اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین کی ہو گئی تھی۔ یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی وہ زمینوں اور باغات میں کام کریں گے اور انھیں پھلوں سے نصف حصہ دیا جائے۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تک ہم پسند کریں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے یہاں تک کہ عمرؓ نے ان کو اپنے دور خلافت میں شام کے ملک میں تیما اور اریحا بستی کی جانب جلاوطن کر دیا۔"[5]

تحقیق: میاں محمد جمیل نے عبد اللہ بن عمرؓ کی ایک روایت کا مفہوم بیان کیا ہے مذکورہ الفاظ کو امام بخاریؒ نے مندرجہ ذیل سند اور متن کے اس طرح ذکر کیا ہے۔ حدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ أَجْلَى اليَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ اليَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ اليَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا العَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَا[6]

ترجمۃ الروایت: "مجھے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، اس نے کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی، انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے، کہ عمرؓ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال کر دوسری جگہ بسا دیا تھا۔ رسول ﷺ نے جب خیبر فتح کیا تو آپ ﷺ کا بھی ارادہ ہوا تھا کہ یہودیوں کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ جب آپ ﷺ نے فتح پائی تو اس وقت وہاں کی کچھ زمین یہودیوں کے قبضے میں ہی تھی اور اکثر زمین پیغمبر ﷺ اور مسلمانوں کے قبضے میں تھی۔ لیکن پھر یہودیوں نے آپ ﷺ سے درخواست کیا کہ آپ ﷺ زمینیں انہیں کے پاس رہنے دیں۔ وہ کھیتوں اور باغوں میں کام کیا کریں گے اور آدھی پیداوار لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا جب تک ہم چاہیں گے اس وقت تک کے لیے تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمرؓ نے انہیں اپنے دور خلافت میں مسلمانوں کے خلاف ان کے فتنوں اور سازشوں کی وجہ سے یہود خیبر کو تیماء یا اریحا کی طرف نکال دیا تھا۔"

2۔یہودیوں کا مدینہ سے اخراج:

میاں صاحب لکھتے ہے کہ پہلے حشر سے مراد نبی ﷺ کے دور میں یہودیوں کا مدینہ سے اخراج ہے۔ دوسرے حشر سے مراد وہ ہے جب یہودیوں کو حضرت عمر ﷺ کے دور میں جزیرۃ العرب سے نکال دیا گیا۔[7]

تحقیق: میاں محمد جمیلؒ نے یہاں مفہوم ذکر کی ہے لیکن اس روایت کی سند اور متن کو امام ابو داودؒ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ حَدَّثَنَاالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّامُسْلِمًا[8]

ترجمۃ الروایت: "ہمیں حسن بن علیؒ نے حدیث بیان کیا ہے اس نے کہا کہ ہمیں ابو عاصمؒ اور عبد الرازق نے بیان کیا دونوں نے کہا کہ ہمیں ابن جریجؒ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے خبر دی ہے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے وہ کہتے ہے کہ مجھے عمر بن خطابؓ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں جزیرہ عرب سے یہود اور نصاریٰ کو ضرور نکال دوں گا اور اس میں مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ رہنے دوں گا۔"

3۔بنو قینقاع کا جلاوطن کرنا:

مفسر نے سورۃ الحشر کے آیت 5 کے ذیل میں لکھتے ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھوں، نو عمر لڑکوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو۔[9]

تحقیق: میاں محمد جمیل نے صرف مفہوم ذکر کیا ہے لیکن اس روایت کی سند اور متن کو امام بخاریؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتْ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّابَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ[10]

ترجمۃ الروایت: "ہمیں اسحاق بن نصرؒ نے حدیث بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں عبد الرزاقؒ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابن جریجؒ نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہؒ سے، انہوں نے نافعؒ سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، ابن عمرؓ نے فرمایا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا تھا۔ بنو قینقاع کو بھی جو عبد اللہ بن سلامؓ کا قبیلہ تھا۔

4۔ لڑنے والوں کے ساتھ جنگ کرنا:

میاں نے سورۃ الحشر کے آیت نمبر پانچ کے ذیل میں ایک روایت نقل کیا ہے میاں صاحب لکھتے ہے کہ رسول اللہ نے فوجی افسروں کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں سے جنگ نہیں کرنا جو تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔[11]

تحقیق: امام ابن حجر نے مذکورہ الفاظ کو اس طرح ذکر کیا ہے امام ابن حجر لکھتے ہے کہ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَرَاءَهُ أَنْ لَا يَقْتُلُوا إِلَّا مَنْ قَاتَلَهُمْ غَيْرَ[12]

ترجمہ الروایت: رسول اکرم ﷺ نے فوجی افسرون کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں سے جنگ نہیں کرنا جو تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔

واقعہ بنو نضیر کی عصری معنویت

1۔ رسول اللہ ﷺ کا رسول برحق ہونا

اللہ تعالیٰ کا وقت سے پہلے اپنے نبی کریم ﷺ کو یہودیوں کی عہد شکنی اور بے وفائی سے مطلع کر دینا آپ ﷺ کا معجزہ ہے جس کے پیش نظر تمام انسانوں کو آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا چاہیے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہودی بار بار عہد شکنی کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہر دفعہ پورا فرمایا جو اس واقعہ میں آپ ﷺ سے کیا گیا ہے۔ اس واقعہ سے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی ہے کیونکہ آپ ﷺ کے خلاف یہودیوں کی سازش کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو دی۔ اس سے قرآن مجید کا وعدہ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[13] بھی پورا ہوا۔ مذکورہ بحث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں تھا کیونکہ یہودیوں کی سازش کی خبر آپ ﷺ کو نہیں تھا۔ اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی۔

2۔ دشمن کی اشیاء ضائع کرنا امام کے رائے پر موقوف ہونا

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[14] اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا رسول اللہ ﷺ کا بنو نضیر کے کچھ درختوں کو کاٹ دینا اور جلا دینا اس امر کی دلیل ہے کہ دشمن کی اشیاء ضائع کرنا امام کی رائے پر موقوف ہے۔ اگر اس سے دشمن کے ہتھیار ڈالنے کا امکان ہے تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ سیاسی مصالحت ہے۔ اہلِ حرب کے مال و جائیداد کو کاٹنا، جلانا، ختم کرنا مصلحت کی بنیاد پر جائز ہے۔ جس طرح آپ ﷺ اور صحابہؓ نے اپنے صفیں برابر کرنے کے لیے یہودیوں کی درختوں اور باغات کو کاٹ دیا۔

3۔ دشمن کی مملوکہ اشیاء کو تباہ کرنا

رسول اللہ ﷺ لشکر کے ہمراہ بنو نضیر کی جانب روانہ ہوئے تو وہاں پہنچ کر ان کا محاصرہ کر لیا۔ بنو نضیر قلعہ بن ہو گئے آپ ﷺ نے کھجوریں کاٹنے اور انہیں نذر آتش کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے آوازیں دی کہ اے محمد ﷺ! آپ ﷺ تو فساد سے منع

کرتے اور فساد کرنے والے کو معیوب سمجھتے تھے تو یہ کھجوروں کا کاٹنا اور جلانا کیسا ہے؟ تب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اتارا۔ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ[15] ترجمۃ: "تم نے جو بھی کھجور کا درخت کاٹا یا اسے اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہے تا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے"

فقہاء کی آراء ہے کہ اصل تو یہ ہے کہ دوران جنگ درختوں کو نہ کاٹا جائے اور نہ عمارتوں کو خراب کیا جائے۔ جنگ کا اصل مقصد یہ نہیں ہوتا کہ عوام کو تکلیف میں مبتلا کیا جائے بلکہ صرف عوام کو ظالم حکمرانوں سے نجات دلانا مقصود ہوتا ہے۔ متعدد آیات و احادیث سے یہی چیز واضح ہوتی ہے۔ جب درخت کاٹنا اور عمارت گرانا جنگی ضرورت بن جائے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، مثلاً: دشمن اس کے پیچھے چھپا ہو اور اسلامی لشکر کو ایذا رسانی کے لئے اسے وسیلہ بنا رہا ہو تو ایسی صورت حال میں درختوں کے کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا، اس لیے کہ اب وہ جنگی ضرورت کا حصہ بن چکا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر اور ثقیف کے محاصرے میں یہی طرز عمل اختیار کیا تھا۔ جن فقہاء نے عمارتیں گرانے یا درخت اکھاڑنے کی اجازت دی ان کے قول کو اس پر محمول کیا جائے گا۔ اس کی بنیاد محض دشمن کو تکلیف دینا یا فساد نہیں ہے۔ دشمن عوام نہیں بلکہ صرف وہ لوگ ہیں جو جنگ کے لئے ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں۔

4۔ بغیر جنگ سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کی تقسیم

آئمہ کا اتفاق ہے کہ جو غنیمت مسلمانوں کو دشمن سے لڑے بغیر حاصل ہو وہ 'فے' ہے۔ اس میں تصرف امام کی رائے پر موقوف ہے یہ مسلمانوں کی بھلائی کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ جنگ میں حاصل ہونے والے مال غنیمت کی طرح اسے فوجیوں میں تقسیم کرنا ضروری نہیں۔ آئمہ کی دلیل یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر سے حاصل ہونے والے 'مال فے' کو مال غنیمت کی طرح برابر تقسیم نہیں کیا بلکہ مصلحت کا خیال رکھا ہے۔ قرآن مجید نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تائید کی ہے۔ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ[16] ترجمہ: اللہ اپنے رسول کو دوسری بستیوں سے جو مال بھی فیئ کے طور پر دلوادے تو وہ اللہ کا حق ہے اور اس کے رسول کا اور قرابت داروں کا۔

5۔ معاہدہ توڑنے والے سے بلا توقف جنگ

بنو نضیر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ کفار کا معاہدہ توڑ دینا دراصل اعلان جنگ ہے، لہٰذا معاہدہ توڑنے والے کفار سے بلا توقف جنگ کی جا سکتی ہے۔ مسلم معاشرہ واقعات و حوادث کے دوران اس طرح توحید، اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور روز قیامت کی تیاری کے منہج پر تربیت پا رہا تھا۔ سورۃ الحشر پر غور و فکر کرنے سے کئی ایک حکمتیں اور عبرتیں سامنے آتی ہیں۔ اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں۔

7۔ اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا تذکرہ

سورت کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی تعریف سے ہوئی ہے اور یہ کہ تمام مخلوقات انسان، حیوان، نباتات، جمادات اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قدرت اور بزرگی کے شاہد ہیں اور اس کی عظمت کے گن گاتے ہیں۔ ارشاد ہے: سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ[17] "اللہ کے لئے تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی غالب ہے، خوب حکمت والا۔" ابتداء ہی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والا ہے وہ کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کرتا اور بغیر مصلحت کے کوئی حکم جاری نہیں کرتا۔ بنو نضیر کے خلاف اپنے پیغمبر کی مدد کرنا بھی حکمت ہی کا تقاضا تھا۔ جب انہوں نے بدعہدی کی تو ان کو محبوب گھروں سے نکال باہر کیا گیا۔"

8۔ رعب ودبدبہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک لشکر ہے

اگلی آیات مبارکہ پر غور وفکر کرنے سے پتا چلتا ہے کہ یہود بنو نضیر کو ان کے گھروں سے مقام حشر کی جانب نکالنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جب کہ تمام مادی اسباب ان کے ساتھ تھے اور انہیں اپنے مضبوط قلعوں کی بنا پر یقین کامل تھا کہ کوئی انہیں یہاں سے نکال نہیں سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسباب اور مسببات کا خالق ہے۔ اس نے انہیں ایسے پکڑا کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر گرانے لگے۔ حوادث وواقعات پر اس انداز سے امت کی تربیت منفرد قرآنی اسلوب ہے جو عام سیرت نگاروں سے بالکل جدا ہے۔ یہ اسلوب اس لحاظ سے بھی ممتاز ہے کہ یہ حقائق کو کھولتا اور مخفی امور کو واضح کرتا ہے اور حوادث کا تعلق ان واقعات کے حقیقی فاعل اللہ رب العالمین سے جوڑتا ہے۔ اسی لیے یہاں واضح کر دیا کہ بنو نضیر کو نکالنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

آیاتِ مبارکہ نے تسلسل سے یہود بنو نضیر کے تمام خیالات کو ظاہر کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ تمام زمینی اسباب سے مالامال تھے۔ لیکن انہیں شکست ایسی جگہ سے ملی جس سے وہ بالکل بے خوف تھے، یعنی اپنے ہی دلوں سے۔ رعب ودبدبہ ان کو اندر سے کھا گیا اور وہ اچانک پستی میں گر گئے۔ لہٰذا ہر عقل مند انسان کو اس غزوے سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ معاملات کا حقیقی تصرف محض اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اس کی عظیم قدرت کے سامنے اسباب ٹھہر سکتے ہیں نہ مسببات۔ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ لوگوں پر لازم ٹھہرتا ہے کہ وہ اس عظیم ہستی کو دل سے تسلیم کریں۔ انہیں چاہیے کہ اپنے معاملات کی اصلاح کریں یوں جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے تمام معاملات درست کر دے گا اور ان کے دشمنوں کو ایسی جگہ سے نکال دے گا کہ انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو گا۔

9۔ مددگار ستہ اللہ تعالیٰ سے رجوع اور اعتماد ہے

غزوہ بنو نضیر ہر دور میں اُمت کے لئے ایک سبق لئے ہوئے ہے کہ مددگار ستہ انتہائی قریب ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے رجوع اور اسی پر اعتماد۔ اس کے احکام کو تسلیم کرنا اور اس کے حق کو تسلیم کرنا۔ مومن جب یہ بات جان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرور مدد

فرمائے گا، خواہ ان کا دشمن کتنا ہی قوی اور تعداد میں زیادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو تو کوئی چیز ہرا نہیں سکتی۔ اس امر کا ثبوت بنو نضیر کا بے دخل ہونا ہے۔ یہ عبرت جا ہے۔ عقل مند وہی ہے جو غیر سے عبرت حاصل کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر وہ انہیں جلا وطنی کی سزا نہ دیتا تو قتل کی سزا سے دوچار کرتا۔ رہا معاملہ آخرت کا تو وہاں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

10۔ مال فے اسلامی حکومت کے لئے ہونا

بنو نضیر کی جلاوطنی کے بعد مسلمانوں نے جو اموال قبضے میں لئے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم واضح کرتے ہوئے فرمایا: وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[18] ترجمہ: اور اللہ نے ان سے اپنے رسول کی طرف جو مال لوٹایا تو اس کے لئے تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے: "اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ سخت جنگ لڑے بغیر بنو نضیر سے حاصل شدہ اموال محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ مسلمان دشمن کی طرف صرف بڑھے تھے مگر نہ گھوڑے پر سوار ہوئے نہ اونٹ پر۔ مسلمانوں نے انہیں بغیر جنگ کے مغلوب کر لیا اور جلاوطن کر کے اموال غنیمت قبضے میں لے لئے اور جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا رسول اللہ ﷺ یہ اموال صرف کئے۔ وہ غنائم جو اللہ تعالیٰ نے بغیر جنگ کے مجاہدین کے ہاتھ میں دی تھیں، اس قسم کے مال کا مکمل اختیار اسلامی حکومت کے سربراہ کو حاصل ہے کہ وہ بتقاضائے مصلحت جہاں چاہے خرچ کرے، چاہے تو ملک کی اقتصادی حالت درست کرنے کے لئے خرچ کرے فقرا کو فقیری کی دلدل سے نکالنے، اسلحہ خریدنے، نئے شہر آباد کرنے یا راستے درست کرنے پر خرچ کرے۔ مقصد یہ ہے کہ حاکم وقت کے پاس خاص بجٹ موجود ہے جو وہ خاص مصلحت کے تحت فی الفور خرچ کر سکتا ہے۔

11۔ اسلام کا معاشی مساوات

اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال کی تقسیم کی حکمت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس تقسیم میں کسی کو دیا گیا اور کسی کو محروم رکھا گیا تھا تاکہ مال صرف اغنیا ہی کے درمیان نہ کھومتا رہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اموال کے متعلق اسلامی شریعت کی سیاست اسی قانون کے تابع ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لیے ہے اقتصاد سے متعلق اسلامی شریعت کی جملہ کتب اور ابحاث ایسا ہی معاشرہ قائم کرنے کی جستجو میں ہیں جو لوگوں کے مختلف طبقات کو قریب کرے اور جماعتوں میں اتحاد قائم کر سکے اور ان اسباب کو ختم کرنے کی کوشش کرے جو رختہ اندازی کا باعث بنے اور انصاف کے عملی نفاذ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر مال سے متعلق اسلامی شریعت کے احکام عملاً نافذ کر دیے جائیں، مثلاً: زکوۃ کا نظام، سود کی ممانعت، ذخیرہ اندوزی کے مختلف طریقوں کا انسداد تو بلاشبہ لوگ بڑی عمدہ زندگی بسر کر سکیں۔ اس میں رزق کو اونچ نیچ تو ہو سکتی ہے مگر سب آسانی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں اور کوئی کسی پر بوجھ نہ بنے۔ اگرچہ سب آپس میں تعاون ضرور کریں گے۔

12۔ رسول اللہ کی اطاعت اور فرمان برادری

اموال کی تقسیم میں اصل سبب اور علت کا تذکرہ فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے احکام بجالائیں اور جس سے آپ ﷺ منع کریں رک جائیں۔ یہ ایمان کا لازمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تقویٰ کا بھی حکم دیا کیونکہ نافرمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی سزا بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔

13۔ ایمان اور تقویٰ پر زور دینا

مذکورہ بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرے کے افراد کو حکم دیا ہے کہ وہ ایمان کے تقاضے پورے کریں۔ ظاہراً و باطناً تقویٰ اختیار کریں اور حدود کا پاس کریں۔ نیز اپنے حقوق و فرائض کا خیال رکھیں اور اصلاح اعمال کی روش پر قائم رہیں۔

14۔ حق اور باطل کی کشمکش

ہر وہ شخص جو حق کے رستے میں رکاوٹ بنتا ہے، لوگوں کو اس سے روکتا ہے، داعیان حق کو دور ہٹاتا ہے بالآخر وہ شکست کھاتا ہے حق و باطل کی کشمکش کبھی تھمنے والی نہیں یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ مستقبل میں کبھی حق اور کبھی باطل کو عروج ہو گا لیکن بالآخر نتائج حق ہی کے ہوں گے۔

15۔ مادی وسائل پر اعتماد نہ کرنا

جب رسولِ اکرم ﷺ کو بنو قریظہ کی غداری کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل[19]: اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اس جملہ میں آپ ﷺ نے اُمت کو سبق دیا کہ تمام مصائب و مشکلات اللہ کی طرف سے آتے ہیں، لہٰذا فتح و شکست میں اللہ پر یقین و اعتماد کرنا چاہیے، ایٹم بم، میزائیل، گولہ بارود اور تلوار و بندوق پر اعتماد جاہلانہ مذہب ہے، یہ ساری چیزیں اپنا اثر پہنچانے میں اللہ کی محتاج ہیں؛ مگر اللہ تعالیٰ کو کسی کی حاجت نہیں، وہ وسائل کی کمی کے باوجود بھاری جمعیت پر غالب کر سکتا ہے، جیسا کہ جنگ بدر کی واضح مثال موجود ہے۔

16۔ رسول اکرم ﷺ کا معجزہ

اللہ تعالیٰ کا وقت سے پہلے اپنے نبی کریم ﷺ کو یہودیوں کی عہد شکنی اور بے وفائی سے مطلع کر دینا آپ ﷺ کا معجزہ ہے جس کے پیش نظر تمام انسانوں کو آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا چاہیے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کی یہودی بار بار عہد شکنی کرتے رہے اور اللہ رب العزت نے اپنا وعدہ ہر دفعہ پورا فرمایا جو اس آیت سے کریمہ میں آپ ﷺ سے کیا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[20]، ترجمہ: اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

17۔مال فے کا حکم

آئمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو غنیمت اُمت مسلمہ کو دشمن سے لڑے بغیر حاصل ہو وہ "فے" ہے اس میں تصرف امام کی رائے پر موقوف ہے۔ یہ آئمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو غنیمت مسلموں کو دشمن سے لڑے بغیر ہاتھ آئے تو وہ "فے" ہے۔ اس میں تصرف امام کی رائے پر موقوف ہے۔ یہ مسلموں کی بھلائی کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ جنگ میں حاصل ہونے والے مال غنیمت کی طرح اسے فوجیوں میں بانٹنا لازمی نہیں۔ آئمہ کرام کی دلیل یہی ہے کہ آپ ﷺ نے بنو نضیر سے حاصل ہونے والے "مال فے" کو مال غنیمت کی طرح برابر تقسیم نہیں کیا بلکہ مصلحت کا خیال رکھا ہے۔ قرآن کریم نے بھی رسول اکرم ﷺ کی تائید کی ہے۔

18۔کفار کا معاہدہ توڑ دینا دراصل اعلان جنگ ہے

بنو نضیر کے بارے میں آپ ﷺ کے طرز عمل سے یہ بات عیاں ہو رہی ہے یہ کفار کا معاہدہ توڑ دینا دراصل اعلان جنگ ہے لہذا معاہدہ توڑنے والے کفار سے بالا توقف جنگ کی جا سکتی ہے۔

خلاصہ

یہود کے مختلف قبائل تھے۔ ان میں سے بنو نضیر بھی ایک قبیلہ تھا، جو مسجد قبا کے قریب عوالی کی طرف آباد تھا اپنا آبائی وطن چھوڑ کر مدینہ کے جنوب مشرق میں بڑی وادی بطحان میں آباد ہوا۔ سورۃ الحشر کی آیت 1 سے 17 اسی غزوہ سے متعلق نازل ہوئی ہے میاں صاحب نے اپنے تفسیر میں واقعاتِ سیرت سے متعلق جو روایات نقل کیے وہ مصادر اصلیہ سے لئے ہیں۔ میاں محمد جمیل صاحب نے اپنے تفسیر میں اس قبیلے کے بارے میں جو روایات نقل کیے ہیں اس آرٹیکل میں اس کا تحقیقی جائزہ اور عصری معنویت پیش کیا گیا ہے۔

حوالہ جات:

[1]۔ ابن حجرؒ، ابو الفضل احمد بن علي، فتح الباری شرح صحیح بخاری، (لبنان: دار المعرفہ، بیروت، 1379ھ/1920ء)، ج7، ص301
Ibn Hajar, Abu al-Fazl Ahmad bin Ali,Fath al-Bari Sharh Sahih Bukhari,(Lebanon:Dar al-Marifah, Beirut,1379 AH/1920 AD),Volume: 7, p: 301

[2]۔ الحلبی، ابو الفرج نور الدین ابن برھان الدین، السیرۃ الحلبیۃ (دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1427ھ/2006ء)، ج2، ص377
Al-Halabi, Abul Faraj Nur al-Din Ibn Burhan al-Din, Al-Sira al-Halabiyyah (Dar al-Kutub al-Alamiyyah, Beirut, 1427 AH/2006 AD), vol.2, p.377

[3]۔ عبد الغفور راشد، پروفیسر، ڈاکٹر، اہل حدیث منزل بہ منزل (پاکستان: مرکزی جمعیت اہل حدیث، لاہور، 106۔ راوی،

1421ھ/2001ء)، ج:1، ص:283

Abdul Ghafur Rashid, Professor, Doctor, Ahl Hadith Manzil Bah Bam Manzil (Pakistan: Central Jamiat Ahl Hadith, Lahore, 106. Ravi, 1421 AH/2001), C: 1, p: 283

[4]۔ سورۃ الانبیاء، 79:21

Surah al-Anbiya,79:21

[5]۔ میاں محمد جمیل، تفسیر فہم القرآن، (پاکستان: ابوہریرہ اکیڈمی، کریم بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور، 1435ھ/2014ء)، ج:6، ص:488، سورۃ الحشر، 2:59

Mian Muhammad Jameel, Tafseer Fahm al-Qur’an, (Pakistan: Abu Hurairah Academy,Karim Block,Iqbal Town, Lahore, 1435 AH/2014),Volume: 6,p: 488,Surah Al-Hashr, 2:59

[6]۔ امام بخاریؒ، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، (لبنان: دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ/2002ء)، كِتاب فرض الخُمس، باب ما كَان النبیﷺ يعطى المولفة قلُوبهم وغيرهم من الخمس، ج:4، ص:95، رقم:3152

Imam Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, (Lebanon: Dar Tawq al-Najat, Beirut, 1422 AH/2002 AD) ,Volume: 4, P: 95, Amount: 3152

[7]۔ تفسیر فہم القرآن، ج:6، ص:488، سورۃ الحشر، 2:59

Tafsir Fahm al-Qur'an, Vol. 6, p. 488, Surah al-Hashr, 2:59

[8]۔ امام ترمذیؒ، ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن الضحاک، سنن الترمذی (لبنان: دار الغرب الاسلامی ، بیروت، 1419ھ/1998ء)، أَبْوَابُ السِّيَرِعَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَاجَاءَ فِي إِخْرَاجِ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، ج:3، ص:208 ، رقم:1607؛ مسلم بن الحجاج، ابوالحسین مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، (لبنان: داراحیاءالتراث العربی، بیروت، س،ن)، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، ج:3، ص:1388، رقم:1767

Imam Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa ibn Surah ibn Musa ibn al-Dahhak, Sunan al-Tirmidhi (Lebanon: Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1419 AH/1998 AD), Volume: 3, page: 208, number: 1607; Muslim bin al-Hajjaj, Abul Husayn Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, (Lebanon: Darahiya al-Tarath al-Arabi, Beirut, S, N), Vol.: 3, p.: 1388, Number: 1767

حکم: امام ترمذی نے مذکورہ روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ بحوالہ مذکورہ بالا۔ علامہ البانی نے مندرجہ روایت کو صحیح کہا ہے۔ البانی، محمد ناصر الدین، صحیح وضعیف سنن الترمذی (منظومۃ التحقیقات الحدیثیہ، المجانی من انتاج مرکز نورالاسلام لابحاث القرآن والسنہ الاسکندریہ، س ،ن)، ج:4، ص:107؛ شعیب ارناؤط نے مندرجہ بالا روایت کو صحیح کہا ہے۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد، صحیح ابن حبان، محقق: شعیب الأرنؤوط (لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1414ھ/1993ء)، ج:9، ص:69، رقم:3753

Al-Albani, Muhammad Nasir al-Din, Saheeh Wazaif Sunan al-Tirmidhi (Manzoum al-Habiqaat al-Hadithiya, Al-Majani, produced by the Noor-ul-Islam Center for Researching the Qur'an and the Sunnah of Alexandria, Vol. 4, p. 107); Ibn Hibban, Abu Hatim Muhammad bin Hibban bin Ahmad, Sahih Ibn Hibban, Researcher: Shoaib Al-Arnawt (Lebanon: Al-Rasalah Foundation, Beirut, 1414 AH/1993 AD), Volume: 9, Page: 69, Number: 3753

[9]۔ تفسیر فہم القرآن، ج:6، ص:491، سورۃ الحشر، 5:59

Tafsir Fahm al-Qur'an, Volume 6, Page 491, Surah Al-Hashr, 5:59

[10]۔ صحیح بخاری، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ، ج:5، ص:88، رقم:4028

Sahih Bukhari, Volume: 5, Page: 88, Number: 4028

[11]۔ تفسیر فہم القرآن، سورۃ الحشر:5، ج:6، ص:491

Tafsir Fahm al-Qur'an, Surah al-Hashr: 5, C: 6, p: 491

[12]۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری، ج:8، ص:11

Fath al-Bari Sharh Sahih Bukhari, vol.8, p.11

[13]۔ سورۃ المائدۃ، 67:5

Surah al-Maida, 67:5

[14]۔ سورۃ المائدۃ، 67:5

Surah al-Maida, 67:5

[15]۔ سورۃ الحشر، 5:59

Surat al-Hashr, 5:59

[16] سورۃ الحشر، 7:59

Surat al-Hashr, 7:59

[17]۔ سورۃ الحشر، 1:59

Surat al-Hashr, 1:59

[18]۔ سورۃ الحشر، 6:59

Surat al-Hashr, 6:59

[19]۔ سورۃ آل عمران، 173:3

Surah Al-Imran, 173:3

[20]۔ سورۃ المائدہ، 67:5

Surah al-Maidah, 67:5